History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:..................

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نگران منصور احمد خان
مدیر عبد الباسط طارق

ماہنامہ
مغربی جرمنی

اخبار احمدیہ

جنوری 1983
کتابت: مقصود الحق

نیا سال مبارک ہو

تمام احمدی احباب بہنوں اور بچوں کو نیا سال مبارک ہو۔ نیا سال اپنے دامن میں بہت سی برکات لیکر آتا ہے لیکن ان برکات سے وہی خوش قسمت اپنی جھولیاں بھرتے ہیں جو دیانت داری سے اپنا محاسبہ کرتے ہیں سال گذشتہ کی کوتاہیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں زیادہ ہمت اور جذبہ سے قدم بڑھاتے ہیں۔ ۱۹۸۲ کا سال جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سال خلافت رابعہ کا آغاز ہوا سپین میں مسجد بشارت کا افتتاح ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مغربی جرمنی کا دورہ فرمایا اور اپنے ارشادات سے مُردہ روحوں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی نئی منزلوں کی نشان دہی فرمائی اور جذبوں کو زندگی بخشتے ہوئے شاہراہِ غلبۂ اسلام پر ہمارے قدم تیز تر کر دیئے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سابقہ کوتاہیوں کی تلافی کریں خاص طور جو دوست سال گذشتہ میں مالی قربانی میں پیچھے رہ گئے تھے وہ یہ عزم کریں کہ سال رواں میں باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرینگے اور خدائی افضال و برکات کے مورد ہونگے۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس سال کو ہمارے دین و دنیا کیلئے برکات کا موجب بنائے اور ہمیں ہر غم و آفات سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

ہمارا جلسہ سالانہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا نوّے واں جلسہ سالانہ اپنی تمام برکات کے ساتھ جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں پیاسی روحوں کو افضال الٰہی کی بارش سے سیراب کرنے کے بعد ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سات ہزار کارکنان دن رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقدّس مہمانوں کی خدمت میں مصروف رہے نو لنگر خانوں سے صبح و شام مہمانوں کو کھانا تقسیم ہوتا رہا۔ غیر ملکی مہمانوں اور بیماروں کیلئے پرہیزی کھانے کے لنگر اسکے علاوہ تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۶ دسمبر کو جلسہ کا افتتاح فرمایا بذریعہ ٹیلکس موصول شدہ حضور کے خطابات کے خلاصہ جات درج ذیل ہیں

حضور نے اپنے افتتاحی خطاب میں تمام اکناف عالم میں بسنے والے احمدیوں کو تلقین فرمائی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم پر خاص برکات کے نزول کیلئے بہت دعائیں کریں۔ حضور نے تقریر کے آغاز میں احباب جماعت کی توجہ ۱۹۸۲ کے سال کی بعض امتیازی خصوصیات کیطرف مبذول کروائی۔ حضور نے فرمایا کہ آج سے ٹھیک ایک سو سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماموریت کا پہلا الہام ہوا تھا اور اسی سال جماعت کو تجدید عہد بیعت کی توفیق ملی۔ حضور نے فرمایا یہ بات جماعت کے کندھوں پر بہت عظیم ذمے داریاں عائد کرتی ہے۔ حضور نے آغاز اسلام کا ذکر فرماتے ہوئے ان مصائب اور قربانیوں کا ذکر کیا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نے پیش کیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو گھروں کے صحن میں مسجد بنانے اور ذکر الٰہی کرنے سے روکا گیا بیویوں کو انکے شوہروں سے بچوں کو انکے والدین سے جدا کیا گیا اور ایمان لانے والوں کو بیحد دکھ دیا گیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بھی انکے مظالم کا نشانہ بنے کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام تبدیل کر دینا چاہتے تھے کیونکہ انکے خیال میں محمدؐ نام اتنا اچھا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے استعمال نہیں ہو سکتا تھا مسلمان اس بات پر مجبور ہو گئے کہ پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کیطرف ہجرت کریں۔ ان تمام واقعات کو بیان کرنے کے بعد حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدردانہ ردّعمل کا ذکر فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود اور دوسروں کو اخلاق حسنہ اور مشترکہ عقائد پر تعاون کی دعوت دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے خلاف بددعا کرنے سے انکار کر دیا جنہوں نے مسلمانوں کو انتہائی دکھ دیئے تھے۔ حضور نے تمام احمدیوں کو تلقین کی کہ وہ آنحضرت پر کثرت سے درود بھیجیں۔ تقریر کے آخر میں حضور نے فرمایا۔

میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ دنیا ادھر سے ادھر ہو سکتی ہے زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر نہیں ٹلے گی نارِ بولہبی نور مصطفوی سے شکست کھائے گی دنیا کی کوئی طاقت کوئی پتھر کوئی پہاڑ سینوں پر پڑ کر بلالی آواز کو نہیں دبا سکتا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے اظہار سے ہمیں کوئی دکھ کوئی غم یا کوئی تکلیف باز نہیں رکھ سکتی یہ دین غالب رہنے کیلئے ہے یہ مغلوب رہنے کیلئے نہیں آیا۔

حضور ایدہ اللہ نے خواتین کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر سنجیدگی سے عمل پیرا ہونے کی بہت ضرورت ہے اور وہ ممالک جہاں لوگ آزاد زندگی گزار رہے ہیں ہمارے احمدی بھی انکی طرز زندگی سے بری طرح متاثر نظر آتے ہیں حضور نے خواتین کو بتایا کہ بدلتے ہوئے حالات کے ساتھ پردہ کی طرز بھی بدلتی ہے لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ کس قسم کے حالات میں کس قسم کا پردہ ہونا چاہیئے کسی فرد کا کام نہیں بلکہ جماعت کی انتظامیہ کا کام ہے۔ حضور نے فرمایا اس طور پر چادر اوڑھنا جس سے اسلامی پردہ کا تقاضہ پورا نہ ہوتا ہو سخت ناپسندیدہ ہے۔ سٹیج کے ٹکٹوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اسکے ٹکٹ بھی صرف ان خواتین کو ملیں گے جو اخلاص سے جماعت کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں اور پردہ کا اہتمام کرتی ہیں۔ حضور نے تعلیمی میدان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی آٹھ طالبات میں میڈل تقسیم فرمائے۔

دوسرے دن مردوں سے خطاب کرنے سے قبل حضور نے تعلیمی میدان میں نمایاں مقام حاصل کرنے والے چھ طلباء میں گولڈ میڈل تقسیم فرمائے۔ علاوہ ازیں نمایاں کارکردگی کی بناء پر انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو علم انعامی عطا فرمائے۔

اپنے خطاب میں حضور نے جماعت کے جملہ شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور انہیں اپنی کارکردگی مزید بہتر بنانے کی تلقین کی۔ حضور نے نئے شائع ہونے والے جرائد اور کتب کا بھی ذکر فرمایا حضور نے مکرم محمد احمد صاحب مظہر کا بطور خاص ذکر کیا جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "منن الرحمان" میں پیش کردہ نظریہ کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے کی تائید میں کیا ہے جو چالیس سال کے عرصہ پر پھیلا ہوا ہے۔ حضور

نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ بیرونی ممالک میں صاحب علم لوگوں کے درمیان محمد احمد مظہر صاحب کے لیکچرز ہونے چاہییں۔ حضور نے بیرونی ممالک میں مقیم احمدی نوجوانوں کی روحانی اور مذہبی ترقی کا تعریفی رنگ میں ذکر فرمایا۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ تمام افراد جماعت کو تبلیغ کیلئے آگے آنا چاہیے اور ہر فرد بشر کو اپنی دعاؤں میں شامل کرنا چاہیے۔

جلسہ کے تیسرے دن حضور نے سورۃ النحل کی آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ۔ کی تشریح فرماتے ہوئے اسلامی نظام عدل کے موضوع پر حاضرین جلسہ سے خطاب فرمایا حضور نے تخلیق کائنات کے مختلف پہلو بیان کرتے ہوئے اور نفس انسانی کے اندر سرگرم عمل مختلف نظاموں کی وضاحت کرتے ہوئے متعدد آیات قرآنیہ کے حوالوں سے ثابت فرمایا کہ ان سب میں خدا تعالیٰ نے ایک توازن اور عدل کا نظام قائم فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جنکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فہم قرآن عطا کیے جانے کی دعا دی تھی اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ قرآن کریم کی ایک نہایت جامع آیت ہے اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے اسے خطبہ جمعہ میں شامل فرمایا حضور نے آیات قرآنیہ کے مختلف حوالوں سے انبیاء علیہم السلام حضرت آدم حضرت ابراہیم حضرت داؤد حضرت لوط حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جاری شدہ نظام عدل کا ذکر فرمایا اور یہ ثابت کیا کہ نظام عدل اپنے کمال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پہنچا حضور نے فرمایا کہ عدل سے اگلا درجہ احسان کا ہے جسکا آغاز نسبتاً ادنیٰ درجہ سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے دور میں ہوا حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدل و احسان کے دائرہ سے حیوانات اور پرندے بھی باہر نہ تھے ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کمزور اونٹ کے پاس سے گزرے اسکے مالک کو بلایا اور فرمایا کہ تمھارے اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے پورا چارہ نہیں دیتے اسیطرح ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرندے کو بیتابی سے چکر لگاتے دیکھا حضور کے دریافت فرمانے پر معلوم ہوا کہ کسی نے اسکے بچے نکال لئے ہیں حضور نے فرمایا کہ ان بچوں کو فوری طور پر واپس گھونسلے میں رکھا جائے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا کی ساری بے چینیاں اور مصیبتیں عدل اور احسان کی راہ سے بھٹکنے کا نتیجہ ہیں حضور نے جماعت کو تلقین فرمائی کہ نہ صرف اپنے اندر بلکہ ساری دنیا میں اسلامی نظام عدل کے قیام کی کوشش کی جائے۔

تربیتی کلاس

مغربی جرمنی کی سالانہ تربیتی کلاس مسجد نور فرانکفورٹ اور مسجد فضل عمر ہمبرگ میں 25 تا 31 دسمبر 1982 منعقد ہوئی جسمیں علی الترتیب 25 اور 16 طلباء نے شرکت کی۔ طلباء کو قرآن کریم کا ترجمہ مع مختصر تشریح، حدیث، کلام، ردّ عیسائیت، نماز اور اسکے مسائل اور دینی معلومات کی تعلیم دی گئی کلاس کے اختتام پر امتحان لیا گیا۔ کلاس منعقدہ مسجد نور کے امتحان کا نتیجہ درج ذیل رہا۔

اوّل مقصود الحق آؤگس برگ — دوم محمد ریاض سیفی صاحب نیورن برگ — سوم ظہیر احمد صاحب رائنگن

کلاس منعقدہ مسجد فضل عمر ہمبرگ کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

امتحان قرآن کریم اوّل سلیم احمد طور دوم منصور احمد ملک — امتحان حدیث و فقہ اوّل ملک سمیع محمد دوم چوہدری فیض احمد

" علم کلام و ردّ عیسائیت اول منور احمد بسرا دوم منصور احمد ملک — دینی معلومات اول منصور احمد ملک دوم سلیم احمد طور

" مطالعہ کتب اول سلیم احمد طور دوم منصور احمد ملک

الفضل ڈائجسٹ

احمدی طلباء غیر ملکی زبانیں سیکھیں

یورپ کے دورے کے دوران میں نے بڑی شدت سے یہ بات محسوس کی کہ غیر ممالک کی زبانیں جاننے والے جماعت احمدیہ کے افراد بہت کم ہیں اور یہ تعداد اتنی کم ہے کہ بعض دفعہ دل گھبراتا تھا کہ جماعت کی فوری ضروریات کیسے پوری ہونگی ہمیں ایسے لوگ چاہئیں جو دو تین زبانیں بیک وقت جانتے ہوں اور پھر وہ اسلام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کریں اپنے ذہن میں یہ رکھ کر تیاری کریں کہ ہم نے اس زبان کو خدا تعالیٰ ہی کی خاطر سیکھنا ہے اور اسی کے راستے میں استعمال کرنا ہے۔

(طلباء سے حضور کا خطاب الفضل ۲۴ اکتوبر ۸۲ء)

اللہ تمہارے اموال کو جانتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ جولائی ۱۹۸۲ کو فرمایا:۔

پس اپنا پیوند امام وقت کے ساتھ مضبوط کرنے کیلئے اپنے اموال کو اس نظر سے دیکھو کہ وہ کس حد تک پاکیزہ ہیں اور کس حد تک ان میں نفس کی ملونی یا جھوٹ شامل ہو چکا ہے اس ضمن میں سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ جبتک جماعت میں مجلس شوریٰ کے مشورہ سے خلیفہ وقت نے ایک شرح مقرر کر رکھی ہو اسوقت تک شرح میں بددیانتی سے کام نہیں لینا۔ اللہ تعالیٰ جتنا مال آپکو دیتا ہے وہ جانتا ہے کہ کتنا دے رہا ہے جسنے خود دیا ہو اس سے دھوکہ کیسے ہو سکتا ہے۔

(الفضل ۴ دسمبر ۱۹۸۲ء)

عورت کی وصیت

ایک وقت میں جماعت نے محسوس کیا کہ اچھے کھاتے پیتے دولتمند امیر خاوند بتیس ۳۲ روپے حق مہر رکھ کر جو کسی وقت سمجھا جاتا تھا اسلامی مہر یا ایک ہزار مہر رکھ کر اسکو اس دولت سے محروم کر دیتے تھے جسکی وہ مستحق تھی اور جو اسے ملنی چاہیے تھی اسواسطے جماعت نے ایک روایت قائم کی کہ کم سے کم اپنی سالانہ آمد کا پچاس فیصد حصہ یعنی چھ ماہ کی آمد مہر رکھو بعض لوگ اسکے برعکس دس سال یا بیس سال کی جو آمد ہے وہ رقم مہر میں رکھ دیتے تھے اور نیت یہ ہوتی تھی کہ دونگا نہیں اور اگر بیوی مطالبہ کریگی تو پیسے دینے کی بجائے اسکو چپیڑ لگا دونگا کہ میرے سامنے بولتی ہے تو ایک اور فتنہ... تو مہر کا تھوڑا ہونا یا بہت ہونا اور صرف مہر کے اوپر وصیت کا قائم کر دینا عقلاً اور جو قربانی کی روح ہے اور جو نظام وصیت کی روح ہے وہ جائز نہیں۔

(الفضل ۵ دسمبر ۱۹۸۲ء)

وقف زندگی کی برکت

ایک خاندان ایک اور ضمن میں میرے سامنے آیا ایک شخص اپنے اخلاص سے لنگر خانے میں کام کرتا تھا باورچی کا اور اسکو تین روپے تنخواہ ملتی تھی مہینے کی اور کھانا تو لنگر میں ملتا ہی ہے ہر ایک کو اسکا حق ہے اور تین روپے پر اگر وصیت بھی کی ہو تو پانچ آنے سے کچھ کم رقم بنتی ہے ماہانہ۔ یہ قربانی تھی لیکن اصل قربانی یہ تھی کہ اپنی زندگی ایک طرح سے وقف کی ہوتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس پر یہ فضل کیا کہ اسکے بچوں میں سے پانچ کے متعلق تو مجھے علم ہے کہ ہر ایک آٹھ دس ہزار روپیہ ماہانہ کمانے لگ گیا ہے۔

(خطبہ جمعہ از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ ۲۱ مئی ۱۹۸۲)

دُعا فرمائیں کا غلط رواج

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

دعا کیساتھ "فرمانے" کا لفظ چلتا ہی نہیں اسمیں کوئی جوڑ ہی نہیں دعا تو گریہ وزاری کا نام ہے عجز کا نام ہے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کا نام ہے خدا سے فرما کون سکتا ہے۔ (الفضل ۸ دسمبر ۸۲ء)

اعلانات

1:-

پچھلے اخبار احمدیہ میں خاکسار کی طرف سے پردہ کے موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا تھا جسمیں ایسی احمدی خواتین سے جو پردہ کی پابندی نہیں کرتیں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ حضور کے ارشاد کے تحت اسلامی پردہ کی طرف تدریجی قدم کے طور پر ابتداً فلاں فلاں امور کی پابندی کریں اس پر بعض جگہ غلط فہمی سے یہ سمجھ لیا گیا کہ گویا یہی مکمل اسلامی پردہ ہے۔ اس سلسلہ میں یہ امر یاد رہے کہ حسبِ ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ چھ ماہ کے وقفہ میں ایک تدریجی عمل کے تحت کوشش کرنا مقصود ہے اسلیے محوّلہ بالا تین اقدام اسی تدریجی سلسلہ کی کڑیاں ہیں نہ کہ اس سلسلہ کا آخری اقدام۔ (عبد الباسط طارق مبلغ سلسلہ مغربی جرمنی)

2:-

مرکز سے آمدہ تازہ اطلاع کے تحت حضرت مصلح موعود رضؓ کے فیصلہ، ارشادات اور ہدایت کے تحت نظام جماعت کے مطابق جو احباب بیرون پاکستان مقیم ہوں انکو اپنے لازمی اور طوعی چندہ جات وہاں ہی اپنی جماعت میں یا جہاں تحریک جدید انجمن احمدیہ ہدایت کرے۔ وہاں ادا کرنے ضروری ہیں۔ حال ہی میں ایک ایسے کیس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسبارہ میں تاکید فرمائی ہے کہ اسکی پابندی ہو۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت پر واضح ہو کہ اگر کوئی دوست غلط فہمی کی بناء پر اپنی جماعت کی بجائے پاکستان یا جس ملک کے باشندے ہوں مثلاً بھارت وغیرہ اپنے چندے بھجواتے ہوں تو انکو ایسا کرنے سے فوری اجتناب کرنا ضروری ہے۔ جملہ چندہ جات جن میں جوبلی فنڈ وغیرہ بھی شامل ہیں اسی ارشاد کے تحت ہیں۔ (مشنری انچارج مغربی جرمنی)

3:-

احباب جماعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تحریک جدید کے نئے سال کے اعلان کے بعد ذوق و شوق کے ساتھ وعدہ جات پیش کر رہے ہیں اس بارے میں احباب جماعت اور عہدیداران کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات درج ذیل ہیں۔

(i) ہر فرد جماعت اپنی حیثیت کے مطابق اس مبارک تحریک میں حصہ لے

(ii) جو احباب اپنے والدین یا بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کر رہے ہیں اسے انکے وعدہ جات میں نمایاں طور پر دکھایا جائے کہ وہ دفترِ اوّل کے مجاہد ہیں یا دفتر دوم کے۔

(iii) جو اپنے بزرگوں کی طرف سے کوئی چندہ ادا نہیں کر رہے انکو تحریک کریں کہ اپنے بزرگوں کی قربانی کو جاری رکھنے کیلئے انکی طرف سے بھی چندہ دیں۔

4:-

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ محترم اعجاز احمد طارق صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت کو تربیتی کمیٹی کا رکن نامزد کیا گیا ہے۔ نیز چوہدری مقصود احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ کو پاکستانی احمدیوں کے مسائل کے بارے تشکیل کردہ کمیٹی کا رکن نامزد کیا گیا ہے جسکے وہ سیکرٹری بھی ہونگے اور شاھد احمد صاحب اس کمیٹی کے صدر نامزد کئے گئے ہیں نیز کمیٹی برائے توسیع مساجد میں عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب کو بطور سیکرٹری نامزد کیا گیا ہے۔

5:-
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ کتب جو اپنے اندر لامتناہی علمی اور روحانی خزائن سمیٹے ہوئے ہیں اور جسکی ہر احمدی گھرانے کو ضرورت ہے دوبارہ چھپ رہی ہیں جو احباب خریدنے کے خواہشمند ہوں وہ مسجد نور فرانکفورٹ میں اپنے نام بھجوا دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

” مجھ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے حقائق و معارف بخشے اور اسقدر میرے کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو اسکو یہ نعمت نہیں دی جاتی (انجام آتھم طبع دوم ص۹۴۔ بحوالہ الفضل ۵ دسمبر ۸۲ء)

پھر فرماتے ہیں۔ ” وہ شخص جو ہماری کتابوں کو کم از کم تین دفعہ نہیں پڑھتا اسمیں ایک قسم کا کبر پایا جاتا ہے (سیرۃ المہدی حصہ سوم)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ” حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن مجید کی بہترین تفسیر ہمیں دکھلائی ہے یہ ایسا بیش بہا خزانہ ہے کہ ساری دنیا کے خزانے بھی مل کر اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے ہمارا فرض ہے کہ ہم خود بھی ان سے فائدہ اٹھائیں (الفضل ۲۴ نومبر ۶۹ء)

6:-
حضرت مصلح موعود رضؓ کی تفسیر کبیر جو تفسیر قرآنی کا ایک انمول خزانہ ہیں اور جسکے احباب ایک مدت سے منتظر تھے اب بفضل خدا دس جلدوں میں دوبارہ چھپ رہی ہے پاکستانی کرنسی کے لحاظ سے اسکی قیمت چھ یا سات صد روپے ہو گی جو دوست اس علمی خزانہ کو حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ اپنے اسماء مسجد نور فرانکفورٹ بھجوا دیں۔

7:-
محترم وکیل التبشیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا درج ذیل ارشاد ارسال فرمایا ہے احباب جماعت اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔

” سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع کا یہ فیصلہ سب احباب جماعت تک پہنچا دیں کہ لڑکیوں کی شادی کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ پونڈ یا اسکے برابر مقامی کرنسی فی کس خرچ کرنے کی اجازت ہو گی احباب جماعت زیادہ سے زیادہ سادہ زندگی اپنانے کی کوشش کریں اور تکلفات سے پرہیز کریں۔

8:-
سابقہ اخبار احمدیہ میں احباب جماعت کیلئے کمیٹی برائے حل مسائل پاکستانی احمدی احباب کی طرف سے پاکستان میں تین پراجیکٹس کا اعلان کیا گیا تھا اسبارے میں جو احمدی دوست سرمایہ کاری کرنے کے خواہشمند ہوں وہ اس مرحلہ پر صرف اسبارے میں مطلع فرمائیں کہ وہ کس پراجیکٹ میں کتنی سرمایہ کاری کرنا چاہتے ہیں اور اُسقدر رقم اپنے ہی نام ایک الگ اکاؤنٹ میں جمع کروادیں جسے وہ کسی دوسرے مصرف میں نہ لائیں اور جب ضرورت پڑے تو اُس سکیم کیلئے استعمال کریں۔ اس ضمن میں جو مزید پیش رفت ہو گی اس سے متعلقہ احباب کو اطلاع دیجائیگی۔

9:-
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ کی تحریک صد سالہ جوبلی فنڈ اپنے نویں مرحلے پر ہے اس تحریک کے تحت ایک صد ممالک میں نئے مشن قائم ہونگے اور مختلف زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ اور اسلام کی تائید میں لٹریچر شائع ہو گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ صد سالہ جوبلی فنڈ کے تحت بعض ایسے کام ہیں جنکا آغاز چند سال پہلے ہونا ضروری ہے اسلیے اگر چند سال پہلے ادائیگی ہو جائے تو ان کاموں کا آغاز کیا جا سکے۔ تمام احمدی احباب جو اس تحریک میں شامل ہیں وہ اپنے وعدوں کی جلد ادائیگی کی طرف توجہ کریں اور جن لوگوں خدا تعالیٰ اپنے وعدوں میں اضافہ کی توفیق دے وہ اضافہ کریں۔

10:-
بہت سے احباب چندہ جات کی ادائیگی کیلئے NET آمد کی تعین کرنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں یا غلطی کر جاتے ہیں مرکز سلسلہ سے آمدہ ہدایات کے مطابق احباب جماعت درج ذیل طریق کے مطابق چندہ جات کی ادائیگی کیلئے اپنی خالص آمد کی تعین فرمائیں۔

تنخواہ دار افراد کیلئے	کاروبار یا پریکٹس کرنے والے احباب
ا = کُل آمد از i۔ تنخواہ ii۔ سوشل امداد iii۔ متفرق آمد ہر قسم کی آمد کو جمع کریں ب = وہ ادائگیاں جو کل آمد میں سے منہا کی جاتی ہیں i = ٹیکس ii لازمی انشورنس ا۔ب منفی = خالص آمد جس پر چندہ واجب ہے	ا۔ کل آمد از تجارت یا پریکٹس ب۔ جو ادائگیاں منہا کی جاتی ہیں i۔ ٹیکس ii وہ اخراجات جو آمد پیدا کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں عملہ کی تنخواہیں وغیرہ iii لازمی انشورنس ا۔ب منفی = خالص آمد جس پر چندہ واجب ہے

(جس آمد پر چندہ واجب الادا ہے ان میں سے کرایہ مکان منہا نہیں کیا جاتا)

11:-
1۔ صحیح مقاصد کیلئے فوٹو اتروانا شرعاً جائز ہے چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی دینی اور جائز مقاصد کیلئے ہی اپنا فوٹو اتروایا
2۔ ایسے دینی اور جائز مقاصد کی تعین اور فوٹو کی طرز اشاعت کے فیصلہ حق خلیفۂ وقت یا آپکے مقرر کردہ فرد یا ادارہ کے سوا کسی اور کو نہیں
3۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ مامور من اللہ ہیں اسلیے یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ آپکی فوٹو کی بے جا نمائش سے شرک خفی کا رجحان پیدا ہو جائے اسی بناء پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فوٹو کو در و دیوار پر آویزاں کرنے کی مخالفت فرمائی ہے۔ حضور کا یہ حکم ادارہ جات پر بھی اسی طرح اطلاق پاتا ہے جیسے گھروں اور دوکانوں وغیرہ پر۔ (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۶۴)

اسپین میں واقفین عارضی کی تحریک

مغربی جرمنی میں مستقل رہائش پذیر احباب خاص طور پر متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ دورہ یورپ میں یورپین احمدی جماعتوں کے احباب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ سپین میں مسجد کا قیام بلاشبہ ایک بہت بڑا تاریخی کارنامہ ہے لیکن احباب جماعت کو وہاں پر صرف مسجد بنانے پر ہی خوش نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ ہر احمدی کے دل میں یہ تڑپ ہونی چاہیے کہ جلد از جلد یہ مسجد نمازیوں سے بھر جائے۔

اس مبارک خواہش کو عملی صورت میں پایۂ تکمیل تک پہونچانے کیلئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کے مخلصین سے اپیل کی ہے کہ جوق در جوق آگے بڑھیں اور اپنی چھٹیوں کے اوقات کو سپین میں تبلیغ کیلئے رضاکارانہ طور پر پیش کریں اس سلسلہ میں سب سے اوّل مرحلہ پر وہ دوست جو چھٹیوں میں اپنے ذرائع سے سپین جاسکتے ہیں اور تبلیغ کرنے کا شوق رکھتے ہیں انکی خدمت میں درخواست ہے کہ امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آگے آئیں اور اپنے نام لکھوائیں اور ساتھ یہ بتائیں کہ وہ کس کس موسم میں جاسکتے ہیں۔

یہ نام حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ارسال کئے جائینگے اور حضور کی منظوری کے بعد مزید ہدایات کے ساتھ انکو سپین وقف عارضی برائے تبلیغ اسلام بھیجا جائے گا۔

1983 کے اہم ایّام

	جنوری	(۱۲ ربیع الاوّل)	جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	جنوری کے دوران کسی مناسب دن جلسہ کا اہتمام کیا جائے
20	فروری	بروز اتوار	جلسہ یوم مصلح موعود رض	
20	مارچ	بروز اتوار	جلسہ یوم مسیح موعود	بمطابق 23 مارچ
2-3	اپریل	ہفتہ اتوار	جلسہ سالانہ مغربی جرمنی	
29	مئی	بروز اتوار	جلسہ یوم خلافت	بمطابق 27 مئی
12-13	جون		رمضان المبارک	
11-12	جولائی		عید الفطر	
13-14	اگست	ہفتہ اتوار	اجتماع خدام الاحمدیہ ولجنہ اماء اللہ	
17-18	ستمبر		عید الاضحیٰ	
5-6	نومبر		اجتماع انصار اللہ	
25-31	دسمبر		سالانہ تربیتی کلاس	

History of AMJ Deutschland
تاریخ احمدیت جرمنی
Nr.:..................

مساجد کے آداب

(۱) مسجد میں دنیاداری اور خرید و فروخت کی باتیں نہیں ہونی چاہئیں اور نہ کوئی ایسا کام ہونا چاہیے جو مذہبی تقدس کے خلاف ہو۔ حتی الوسع نماز ذکرِ الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گزارنا چاہیے بشرطیکہ نمازیوں کی نماز میں خلل نہ آئے۔ (۲) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھنی چاہیے بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اور مسجد سے نکلتے ہوئے یہ دُعا پڑھی جائے بِسْمِ اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِکَ نیز مسجد میں داخل ہو کر دو نفل بطور تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد ادا کرنے چاہئیں۔ (۳) نمازی کے آگے سے اسقدر فاصلہ چھوڑ کر گزریں کہ اسکی نماز میں خلل واقع نہ ہو نیز مسجد میں شور مچانا اور ایسی حرکات کرنا جس سے نماز میں خلل پڑے سخت ناپسندیدہ ہے (۴) مسجد کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اور خوشبودار اشیاء جلا کر ہوا کو صاف کرتے رہنا چاہیے اسیطرح مسجد میں جاتے وقت حتی الوسع صاف ستھرے کپڑے پہن کر اور خوشبو لگا کر جانا چاہیے اور ایسی چیزیں کھا کر مسجد میں نہ جایا جائے جسکی وجہ سے منہ سے بُو آئے۔ (۵) مسجد میں کسی کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرنا پسندیدہ نہیں البتہ اگر وہ چیز مسجد میں گم ہوئی ہے تو مسجد میں اسکا اعلان ہو سکتا ہے۔ (۶) جو لوگ مسجد میں تاخیر سے آئیں انکے لیے یہ پسندیدہ نہیں کہ وہ پہلے سے موجود لوگوں کے سروں اور کندھوں کو پھلانگتے ہوئے آگے آئیں (۷) کم عمر بچوں کو مسجد میں نہ لایا جائے جو مسجد میں شور کریں اور پیشاب پاخانہ کر کے مسجد کو گندہ کر دیں (۸) خطبہ جمعہ کے دوران بالکل خاموش رہنا چاہیے اگر کسی دوسرے کو خاموش کروانا مقصود ہو تو اشارے سے کروانا چاہیے۔